69829- مقیم شخص نے تین روز تک مسح کیا تو کیا وہ نمازیں لوٹائے گا ؟

سوال

میں نے وضوء کیا اور مسلسل تین روز تک جرابیں پہنی رکھیں، انہیں ان تین ایام میں اتارا نہیں، حالانکہ یہ معلوم تھا کہ مقیم شخص کے لیے جرابوں پر ایک رات اور دن مسح کرنا جائز ہے، کیا میری باقی دو ایام کی نمازیں صحیح ہیں، یا کہ مخالفت کرنے کی بنا پر مجھے نمازیں دوبارہ ادا کرنا ہونگی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ مقیم شخص کے لیے ایک رات اور دن اور مسافر کے لیے تین راتیں اور تین دن موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، اور جرابوں پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے کی طرح ہی ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے شریح بن ھانئ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آیا اور ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں :

" تم ابن ابی طالب کے پاس جا کر اس کے متعلق دریافت کرو، کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین راتیں اور تین دن اور مقیم شخص کے لیے ایک رات اور دن مدت مقرر کی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (276).

اور امام ترمذی، ابو داود، اور ابن ماجہ نے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مسافر کے لیے تین اور مقیم کے لیے ایک روز "

سنن ترمذی حدیث نمبر (95) سنن ابو داود حدیث نمبر (157) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (553) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین رات اور تین نہ اتارا کریں، پیشاب پاخانہ اور نیند کی بنا پر نہیں بلکہ جنابت کی وجہ سے اتار دیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) سنن نسائی حدیث نمبر (127) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (478) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

دوم :

مسح کرنے کی مدت کی ابتدا میں فقہاء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ وضوء ٹوٹنے کے بعد پہلا مسح کرنے سے مدت کی ابتدا ہوتی ہے ، نہ کہ موزے پہننے کے وقت سے ، اور نہ ہی موزے پہننے کے بعد وضوء ٹوٹنے کے وقت سے چنانچہ اگر کسی نے نماز فجر کے لیے وضوء کیا اور موزے پہن لیے ، پھر صبح نو بجے وضوء ٹوٹ گیا اور اس نے وضوء نہ کیا ، پھر بارہ بجے وضوء کیا تو مسح کی مدت بارہ بجے سے شروع ہو کر ایک دن اور رات یعنی چوبیس گھنٹے رہے گی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اوزاعی اور ابو ثور کا کہنا ہے کہ : مسح کرنے کی مدت کی ابتدا وضوء ٹوٹنے کے بعد مسح کرنے کے وقت سے شروع ہو گی ، امام احمد سے بھی یہی روایت ہے ، اور دلیل کے اعتبار سے راجح اور مختار بھی یہی ہے ، اسے ابن منذر نے اختیار کیا ہے ، اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے " انتہی۔

دیکھیں : المجموع للنووی (512/1).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں :

" کیونکہ احادیث میں ہے : " مسافر مسح کرے " اور " مقیم مسح کرے " اور یہ ممکن ہی نہیں کہ مسح کیے بغیر اس پر مسح کرنا صادق آتا ہو ، یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ مسح کر لے ، اور صحیح بھی یہی ہے "

دیکھیں : الشرح الممتع (186/1).

سوم :

اہل علم میں سے بہت سے علماء جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن حزم شامل ہیں نے اختیار کیا ہے کہ :

مسح کی مدت ختم ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ، بلکہ وضوء تو ان اشیاء سے ٹوٹتا ہے جو وضوء توڑنے میں معروف ہیں ، مثلا پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔

دیکھیں : المحلی ابن حزم (151/2) الاختیارات الفقھیۃ (15) الشرح الممتع (216/1).

اس بنا پر جو شخص باوضوء ہو اور نماز ظہر سے قبل مسح کرنے کی مدت ختم ہو جائے تو وہ ظہر اور اس کے بعد والی نماز وضوء ٹوٹنے تک پہلے وضوء سے ہی ادا کر سکتا ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر درج ذیل نتیجہ حاصل ہوا :

اگر آپ بے وضوء ہوں اور مسح کرنے کی مدت ختم ہو جائے تو آپ کے لیے وہ سب نمازیں دوبارہ ادا کرنا ضروری ہیں جو آپ نے مسح کرنے کی مدت ختم ہونے کے بعد ادا کیں اور اپنے پاؤں نہیں دھوئے۔

اور اگر مسح کرنے کی مدت ختم ہوئی اور آپ باوضوء تھے ، تو آپ کے لیے وہ نمازیں لوٹانا ضروری ہیں جب سے مدت ختم ہونے کے بعد وضوء ٹوٹا تھا۔

واللہ اعلم .